Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur,
Vaishali

M.A 3rd Semester

Paper - XI

Date - 29-07-2020

Topic - Eqbal ki ghazalgoi ka naqadana jaizah.

Time - 12:00 P.M

موضوع :-
سوال :- اقبال کی غزل گوئی کا ناقدانہ جائزہ پیش کریں

جواب :- غزل اُردو شاعری کی سب سے مشہور و مقبول صنف رہی ہے۔ اُردو کے ہر شاعر نے اس صنف میں طبع آزمائی کی ہے۔ غزل کو رشید احمد صدیقی نے "اُردو شاعری کی آبرو" قرار دیا ہے۔ جس طرح اُردو کے تقریباً شعراء کرام نے غزل کو اپنا موضوع اظہار بنایا اسی طرح علامہ اقبال نے بھی اپنی شاعری کی ابتدا غزل ہی سے کی ہے۔

اقبال نے جس عہد میں شاعری کی ابتدا کی اُس وقت داغ اور امیر مینائی کی غزلیں اُردو شاعری میں دھوم مچا رہی تھیں۔ حالانکہ ابتداً اقبال نے بھی ان کی پیروی کی۔ اقبال کی ابتدائی غزلوں میں داغ کا رنگ نمایاں ہے۔

موضوعات عاشقانہ ہے لیکن ان میں تغزل کی
شوخی بھی نظر آتی ہے۔

عبرت بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں۔

حالانکہ اقبال کو لاہور کے ایک مشاعرے میں غزل
کے جس شعر پر سب سے زیادہ داد ملی اس کا موضوع
بہت ہی مختلف تھا وہ شعر ملاحظہ ہو

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے۔

اقبال کی اس دور کی غزلوں میں بھی بعض اشعار
داغ کے رنگ سے مختلف ہیں اور ایک نئے
اندازِ سخن کی نشاندہی کرتے ہیں

لازم ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے۔

مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس دور کی غزلوں
کے مطالعہ سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے
اسلوب اور تراکیب اور تشبیہات پر فارسی
غزل کی روایتی اثرات حاوی ہیں۔ اس بعد
اقبال کی غزل خوب سے خوب تر کا سفر طے
کرتی چلی جاتی ہے۔

اقبال کی غزلوں میں وہ رومان پرور فضا بھی ملتی ہے، جس کا تعلق غزلوں کے داخلی آہنگ اور تغزل سے ہے اور ان میں ایک معنوی تسلسل و تاثر بھی ہے - ان ہی چیزوں نے اقبال کی غزلوں کو بحر بےکراں بنا دیا ہے - اقبال کی غزل گوئی کے اس مختصر سے جائزے کے بعد ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ کی یہ بات بالکل صحیح لگتی ہے وہ لکھتے ہیں:

"موجودہ اردو نظم مواد و ہیئت دونوں اعتبار سے، اقبال کی نظموں کے مخالف سمت جاری ہے، لیکن غزل خواہ وہ مکتبہ قدیم سے تعلق ہے یا جدید سے موضوع اور اسلوب دونوں میں اقبال کی غزل سے متاثر نظر آتی ہے۔"

—x—